یوم چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۰ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

قادیان ۲۰ ماہ ظہور۔ کل مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے مسجد اقصیٰ میں اکیسویں پارہ سے درس شروع کیا۔

آج صبح مسجد اقصےٰ میں تعلیم القرآن کلاس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تبلیغ کی اہمیت بیان فرمائی۔

جلد ۳۴ | ۲۱ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۲۱ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۹۵

کلکتہ کا خوفناک ہنگامہ

۱۶ اگست کو کلکتہ میں جو فساد شروع ہو کر ۱۸ اگست کی شام تک مسلسل جاری رہا۔ اس کی تفاصیل پڑھ کر اس ملک کی حالت پر رونا آتا ہے۔ جس کے باشندے درندوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے اور چیرتے پھاڑتے ہیں۔ سرسری اندازہ کے مطابق دو تین ہزار کے درمیان نفوس ہلاک اور چار پانچ ہزار کے درمیان مجروح ہوئے۔ کلکتہ کے تمام ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اور ان میں مزید گنجائش نہیں۔ مرہم پٹی کا سامان بھی ختم ہو چکا۔ سڑکوں پر انسانی لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ جنہیں اٹھایا بھی نہیں جا سکا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض لاشوں پر سے گدھوں نے گوشت نوچ لیا۔ اور ہڈیاں ننگی کر دیں۔ یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ بعض ظالموں نے چند ماہ کے معصوم بچوں کو بھی ہلاک کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ شہر کے چپہ چپہ میں لوٹ مار اور آتشزدگی کے واقعات رونما ہوئے۔ روزانہ سینکڑوں مقامات پر آگ لگا دی جاتی۔ اور مالی لحاظ سے اہل شہر کو جو نقصان پہنچا۔ اس کا اندازہ فی الحال نہیں کیا جا سکتا۔ ہزاروں دوکانیں اور مکانات جل کر راکھ کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ اور اب کہ حالت کچھ درست ہوئی ہے۔ لوگوں کو سامان خوراک اور دیگر ضروریات زندگی حاصل کرنے میں سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

جو کچھ ہوا نہائت ہی افسوسناک ہے۔ اور ہر ہندوستانی کا سر یہ حالت دیکھ کر ندامت سے جھک جاتا ہے۔ اب تک ہندوستان میں جتنے فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔ ان میں کبھی اتنا جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔ اور اب کہ فضا کچھ صاف ہوئی ہے۔ بجائے اس کے کہ ان فرقہ وارانہ جذبات کی تلخی کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو دراصل اس قسم کے فسادات کا موجب ہوتی ہے بعض ہندو اخبارات نہائت نامناسب رویہ اختیار کر رہے ہیں۔ ان فسادات کی ذمہ داری مسلم لیگ کے لیڈروں پر ڈالتے ہوئے وہ ایسی زبان اور ایسے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ جو کم سے کم اس وقت استعمال نہ ہونے چاہئیں۔ ہم اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ ذمہ داری کس پر ہے یا کس پر نہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ جو لوگ مسلم لیگ کے لیڈروں کے بعض فقرات پر اعتراض کرتے۔ اور انہیں ایسے فسادات کا موجب قرار دیتے ہیں۔ انہیں پہلے ان ہندو لیڈروں کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیئے جو اپنی تقریروں میں یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ "کانگرس کچھ ہی کرے۔ ہندوستان میں سوائے جمہوری ہندو راج کے اور کوئی راج نہ ہو گا۔ اور یہ راج یقیناً ہندو کا ہو گا۔ پھر اسلام جدھر چاہے جائے چاروں سمت کھلی ہیں۔ ہندوستان کی قوم اور حکومت اکھنڈ ہو گی۔ اور ہرگز سوائے ہندو حکومت کے اور کوئی حکومت نہ ہو گی۔ اور یہ حکومت ان ہندو کی ہو گی۔ جو اپنے آپ کو فخر سے ہندو بیان کرتے ہیں۔"

کلکتہ ایک عرصہ سے ہنگاموں اور بلووں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بارہا وہاں اس قسم کے واقعات ہو چکے ہیں کہ معمولی بات پر ہجوم تشدد پر اتر آیا۔ آزاد ہند فوج کے افسروں پر مقدمات کے زمانہ میں کلکتہ میں جو کچھ ہوا وہ کسے یاد نہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کو کوسنے اور پھر طبائع میں ایک دوسرے کے خلاف اشتعال پیدا کرنے سے اب کچھ نہ بنے گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس قسم کی اخباری جنگ ملک کے دیگر مقامات میں بھی گڑبڑ پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ایک دوسرے کو ملزم گرداننے کی بجائے ان مجرمین کے خلاف آواز اٹھائی جائے۔ جو دراصل سوسائٹی کے لئے اس قدر ضرررساں ثابت ہوئے ہیں۔ اور قطع نظر اس سے کہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان دونوں قوموں کے لیڈر ان کی شدید مذمت کریں۔ انہیں قانونی سزا دلوانے کے لئے تمام پارٹیاں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ اور کسی کو یہ سمجھ کر بچانے کی کوشش نہ کریں۔ کہ وہ ہمارا ہم قوم یا ہم مذہب ہے۔ انسانی خون بہانے والے کسی مذہب کے پابند نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یہ لوگ تو انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہیں۔ یہ محض انسانی لباس میں درندے اور بھیڑیئے ہیں۔ اور ان کا وجود سوسائٹی کے لئے پلیگ کے جراثیم سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے سوسائٹی کو ان کے ضرر سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر محب وطن کو کوشش کرنی چاہیئے

کلکتہ کا فساد ہندوستان کے فرقہ وارانہ فسادات کی تاریخ میں بے نظیر ہے اور اپنی نوعیت اور شدت کے لحاظ سے پہلا فساد ہے۔ اور دعا کرنی چاہیئے کہ یہ آخری بھی ہو۔ اللہ تعالےٰ ملک کو اس قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ اور کسی دوسری جگہ ایسی خوفناک صورت پیدا نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہر بہی خواہ وطن اور خادم انسانیت کا فرض ہے کہ وہ اپنے گرد و پیش کے حالات پر نگاہ رکھے۔ کوشش کرے۔ اور اس بات کا خیال رکھے۔ کہ کسی جگہ ایسی صورت پیدا

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر

عشر الاواخر من رمضان

اعتکاف

(از مکرم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

بچتے رہے صیام میں لاف وگزاف سے
اب فائدہ اٹھاتے ہیں ہم اعتکاف سے

یہ اعتکاف کیا ہے؟ تبتل الی الغفور
مسجد میں بود وباش دل پاک وصاف سے

خیرات کے حصول میں ہے وقتِ استباق
با۔ شدِ ہیزرہ۔ متمتع "طواف" سے

کس کا طواف؟ کعبہ ہے قرآنِ دلفروز
کچھ کر دکھائیں بچ کے تعشق کی لاف سے

بڑھ بڑھ کے نیکیوں میں قدم مارتے چلیں
تر سجدہ گاہیں کرتے ہوئے اعتراف سے

کیا اعتراف اپنے قصوروں کا اعتراف
صالح عمل ہو۔ توبہ ہو ہر انحراف سے

ہو قول وفعل حسب ہدایاتِ مرسلین
قائم بدینِ قیم وتائب خلاف سے

دوران میں دور رہیں مفسدوں سے ہم
تلقین یہ کریں کہ بچو اختلاف سے

کرلیں دعائیں حضرتِ باری میں خوب خوب
آئیں جوارِ رحمتِ حق میں مخاف سے

اکملؔ یہ نوجوانوں کو سمجھاؤ بار بار
راحت حقیقی ملتی ہے پیارو۔ عفاف سے

سالانہ اجتماع ——— اور ——— اخلاقی مقابلے

۱۸ — ۱۹ — ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۶ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اخلاقی مقابلوں کا بھی ایک پروگرام ہوتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں کو اسلامی اخلاق سکھائے جائیں۔ اجتماع کے موقعہ پر دو قسم کے مقابلے ہوں گے۔ (۱) ذہنی معیار کا امتحان۔ (۲) عملی اخلاق کا امتحان۔

ذہنی معیار کے امتحان کے لئے امتحان میں شامل ہونے والے خدام کو ایک دو خلق کی تعریف کرنے کے لئے پانچ منٹ کا وقت دیا جائیگا۔ پھر ان کے سامنے چند ایسے سوالات رکھے جائیں گے۔ جن کے ذریعہ ان کے اخلاقی معیار کا امتحان ہو سکے۔ ان جوابات کو مدنظر رکھ کر جج صاحبان فیصلہ کریں گے۔

اس کے علاوہ اجتماع کے دوران میں تمام خدام اور تمام مجالس زیر امتحان رہیں گی۔ اور دیکھا جائیگا۔ کہ عام حالات میں وہ کہاں تک اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ امتحان بغیر اطلاع کے ہوگا۔ ہر خادم کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ اجتماع کے تینوں دنوں میں ہر وقت زیر امتحان ہے۔ اخلاقی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست مجالس کی طرف سے یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی ضروری ہے۔ (منتظم سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ)

یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب

امسال مسلم اصحاب میں تبلیغ کرنے کے لئے یکم ستمبر ۱۹۴۶ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس دن کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے بہت جلد تیاری شروع کر دیں۔ اور کسی مزید یاددہانی کے منتظر نہ رہیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) محمد رفیع صاحب ابن چوہدری محمد شفیع صاحب ایس۔ ڈی۔ او قادیان بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہیں۔ (۲) چوہدری شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی عرصہ سے بیمار ہیں۔ گو اب نسبتاً بہت افاقہ ہے۔ مگر صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۳) میاں رحمت علی صاحب حجام لنگے ضلع گجرات کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۴) حکیم محمد یونس صاحب رینگوالہ (دہلی) کچھ عرصہ سے بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ (۵) نائک تبارک احمد صاحب لودھی بعارضہ یرقان اور فرٹر بشیر احمد صاحب بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ اور انڈین جنرل ہسپتال چٹاگانگ میں زیر علاج ہیں۔ (۶) چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری کو کاربنکل نکلا ہوا ہے۔ اب نسبتاً افاقہ ہے (۷) عبد الصادق صاحب کوتیاں کا لڑکا عبد الحق بخار اور چنڈری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ (۸) شیخ عبد الغنی صاحب دہوری ریاست پٹیالہ اور ان کا لڑکا بیمار ہیں۔ (۹) حوالدار کلرک شیخ محمد رمضان صاحب پٹیالہ کا لڑکا نجم مبارک احمد چھ ماہ سے بیمار ہے۔ (۱۰) نصیر احمد صاحب کنڑی سندھ کا چھوٹا بھائی پیٹ درد کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ (۱۱) میاں خاں صاحب واقف زندگی سید اگول لالہ موسیٰ بیمار ہیں۔ (۱۲) حافظ احمد دین صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ ڈنگہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ (۱۳) احمد الدین صاحب موگہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے مختلف عارضوں میں مبتلا ہیں۔ (۱۴) حکیم محمد قاسم صاحب امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۵) محمد عیسیٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کریم پور (جالندھر) بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ (۱۶) اخوند محمد اکبر خاں صاحب گذشتہ دو ماہ سے بعارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ (۱۷) ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۱۸) بابو غلام جیلانی صاحب لاہور کو رسولی نکلی ہوئی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ (۱۹) الہ داد خاں صاحب وصاحب داد خاں صاحب (یو۔ پی) دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲۰) ناصرہ خاتون صاحبہ دہلی عرصہ سے بیمار ہیں (۲۱) مولوی شوکت حسین صاحب مولوی فاضل کنری سندھ کے لڑکے ہدایت حسین کو اب تک شفا نہیں ہوئی۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت محمد شریف صاحب ہیڈ ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور کو ۸ ماہ ظہور (اگست) کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے فرزند عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "منیر احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت (۱) مدار خاں صاحب کیرنگ (اڑیسہ) ۲۰ ظہور ۲۵ کو وفات پا گئے ہیں۔ (۲) مبارک احمد صاحب ابن منشی عبد الغنی صاحب پٹیالہ ۱۶ ظہور ۲۵ کو فوت ہو گئے ہیں۔ (۳) افسوس کرم بی بی صاحبہ اہلیہ بابو عمر حیات صاحب سیالکوٹی ۲۹ر جولائی ۱۹۴۶ء سوموار کے دن فجر کے وقت اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت دیندار اور عبادت گزار۔ تہجد کی نماز کی بہت تعہد سے پابندی کرتی۔ خدمت دین کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ ہر تحریک چندہ میں حصہ لیتی تھیں۔ ۱۹۱۶ء میں اپنے خاوند کے ساتھ تحقیق حق کے لئے قادیان گئیں۔ وہاں جاکر اس قدر متاثر ہوئیں۔ کہ تیسرے دن بیعت کر لی۔ اور اس کے بعد آخر دم تک اخلاص اور خدمت دین کا عمدہ نمونہ دکھایا۔ مرحومہ کو گردہ میں ورم کا عارضہ لاحق تھا۔ اور دیر سے بیمار تھیں۔ یہاں ہماری جماعت تھوڑی ہے۔ لہٰذا احباب کرام سے التجا ہے۔ کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ اور ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار عبد السلام کھوکھر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کسومو۔ کینیا کالونی۔ افریقہ۔

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی طرف سے ضروری اعلان مجلس منتظمہ پراونشل انجمن صوبہ سرحد کا ششماہی اجلاس بتاریخ ۷ر ستمبر ۱۹۴۶ء بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ پشاور میں منعقد ہوگا۔ تمام عہدہ دار وقت مقررہ پر شمولیت فرماویں۔ مرزا غلام حیدر وکیل

درس الحدیث

لیلۃ القدر کی تلاش اور اعتکاف

(فرمودہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لیلۃ القدر اور اعتکاف کے متعلق جو باب قائم کئے ہیں۔ وہ صیام رمضان کی غرض و غائت واضح کرنے کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کی تشریح تفصیل چاہتی ہے۔

پہلی قابل غور بات یہ ہے کہ تقریباً ہر صحابی جو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد یا آپ کے اسوۂ حسنہ کا ذکر کرتا ہے۔ اس میں آپ کے لیلۃ القدر کی تلاش کرنے کے متعلق ارشاد کا بھی ذکر کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر آپ کے اعتکاف کا ذکر کیا ہے۔ تو حضور کا یہ ارشاد بھی نقل کیا ہے۔ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اگر اعتکاف کا ذکر کیا ہے۔ تو حضور کے ارشاد کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے اعتکاف کا ذکر کیا ہے۔ تو حضور کے ارشاد فالتمسوها فی العشر الاواخر کا ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی عبداللہ بن عمر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بھی جب اعتکاف کا ذکر کیا۔ تو حضور کے اس ارشاد کو دہرایا ہے۔ کہ جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہتا ہے۔ وہ رمضان کے آخری ہفتہ یا عشرہ میں کرے۔ ان روایات سے ظاہر ہے۔ کہ لیلۃ القدر کی تلاش اور اعتکاف میں ضروری کوئی تلازم ہے۔

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بھی یہی ذکر آتا ہے۔ کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔ کہ آپ کمر کس لیتے رات بھر جاگتے۔ اور عبادت میں گزارتے اور اپنے اہل بیت کو بھی جگاتے۔ اور انہیں اپنا شریک حال بناتے۔ اور آپ کو بھی بحالت اعتکاف لیلۃ القدر کی جستجو ہوتی۔ چنانچہ سید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ کہ آپ پہلے درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ بیسویں رمضان کی صبح کو جب اعتکاف ختم ہوا۔ اور ہم جو معتکفین تھے حالت اعتکاف سے باہر نکلنے لگے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنی اعتکاف گاہ میں لوٹ آؤ۔ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ۔ میں نے تو لیلۃ القدر دیکھ لی ہے۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ چنانچہ اس روز رات کو یکایک آسمان پر ابر اُٹھ آیا۔ اور بارش ہوئی۔ مسجد کی چھت جو کھجوروں کی شاخوں کی تھی ٹپکنے لگی۔ اور میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر پانی اور کیچڑ کا نشان دیکھا۔ اس روایت سے ظاہر ہے۔ کہ آپ اعتکاف کے ایام میں عبادت میں غیر معمولی جدوجہد سے کام لیتے تھے اور آپ کو لیلۃ القدر کی تلاش ہوتی۔ جو آپ نے دیکھ لی۔ حضور کے اپنے عمل سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر اور اعتکاف کا آپس میں تعلق ہے۔

دوسری بات جو اس جگہ قابل غور ہے۔ یہ ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لیلۃ القدر سے متعلقہ ابواب کی ابتدا سورۂ قدر سے کی ہے۔ جس میں لیلۃ القدر کا ذکر ہے اور یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ ”ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ تجھے کیا علم کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ ملائکہ اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ ہر امر سلامتی کا ہوتا ہے وہ مطلع فجر تک رہتی ہے“۔

قرآن مجید کی اس سورۃ سے ابواب لیلۃ القدر کو شروع کرنے سے امام موصوف کا مقصد ظاہر ہے۔ اور وہ یہ کہ لیلۃ القدر کی علامتیں وہی ہیں۔ جو اس سورۃ میں مذکور ہیں۔ یعنی یہ کہ اسکے ظہور کے ساتھ ملائکہ کا نزول اور روح القدس کا نزول روح الامین کا نزول ہوتا ہے۔ اور یہ کہ وہ سلامتی کی بنا پر ہوتی ہے۔ اور اس کا اختتام مطلع الفجر کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان علامتوں سے ظاہر ہے۔ کہ لیلۃ القدر سے مراد زمانہ نبوت ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔

تیسری بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ لیلۃ القدر کے متعلق جس سورت کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ ابتدائی کی سورتوں میں سے ہے۔ اور صیام رمضان اور اعتکاف کے متعلق احکام بعد میں مدنی زندگی میں نازل ہوئے تھے۔ کی زندگی جو تیرہ سال کی ہے۔ اس میں قرآن مجید کا معتدبہ حصہ نازل ہو چکا تھا۔ ملائکۃ اللہ اور روح القدس اور روح الامین یعنی جبریل کا نزول بھی کی زندگی میں ہو چکا تھا۔ مدنی زندگی میں جب رمضان کا فریضہ شروع ہوا۔ تو اس کے آخری عشرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیلۃ القدر کی تلاش کے کیا معنے۔ جو چیز حضور علیہ السلام کو پہلے ہی حاصل ہو چکی ہے۔ اسکی تلاش کا کیا مطلب۔ اور جس طرح کہ یہ امر واقع ہے۔ آپ کو روح الامین وال لیلۃ القدر حاصل ہو چکی تھی۔ اسی طرح یہ بھی امر واقعہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد آخری عشرہ رمضان میں غیر معمولی ہوا کرتی تھی۔ اور جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے پایا جاتا ہے۔ آپ کو لیلۃ القدر دکھلائی بھی گئی۔ اور پھر بھلا دی گئی۔ جس پر آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ وہ لیلۃ القدر جس کی حضور کو تلاش رہی اور دکھلائی گئی لی گئی تھی۔ اور پھر وہ لیلۃ القدر جس کی ہر مسلمان کو تلاش ہے کیا ہے۔ یہ سوال ہمارے لئے نہایت اہم اور قابل حل ہے۔

اس سوال کا یہ جواب تو بہیں آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ کہ چونکہ صیام رمضان کی غرض و غایت جیسا کہ آیت اذا سالك عبادی عنی فانی قریب اور حدیث انا اجزی به سے ظاہر ہے وصال الٰہی ہے جو اور وصال الٰہی کے لئے ملائکہ اور روح القدس کا نزول اور وحی و الہام و کشوف کا ہونا ضروری علامتیں ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کو اس مبارک گھڑی کی تلاش کا حکم دیا گیا۔ تا اسے مقصود حقیقی حاصل ہو۔ یہ بات تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک حاصل شدہ بات کے حاصل کرنے کی کیا ضرورت؟

اس مشکل کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حل فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام لیلۃ القدر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”اب اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرک رات کا نام ہے۔ مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلم قوم ہیں۔ لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے۔ جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے۔ اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے۔ کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور روح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے۔ اسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسب حال ہے۔ تب روح القدس تو اس مجدد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے۔ جو اجتبا اور اصطفاء (انتخاب الٰہی) کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوت حق کے لئے مامور ہوتا ہے۔ اور فرشتے ان تمام لوگوں سے تعلق پکڑتے

یک سعید فطرت رشید اور مستعد ہیں۔ اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں۔ اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ جب تک دین اپنے اس کمال کو پہنچ جائے۔ جو اس کے لئے مقدر ہے۔"

(شہادۃ القرآن بار ششم ص۱۵)

اور حضور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

"یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے جس میں وہ نبی اور وہ کتاب جو اسکو دی گئی۔ آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے۔ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا کی گئی ہے درحقیقت اس لیلۃ القدر کا دامن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ .... اور جس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی نائب دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ تو یہ تحریکیں ایک بڑی تیزی سے اپنا کام کرتی ہیں۔ ....

پس نائب رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزول کے وقت جو لیلۃ القدر مقرر کی گئی ہے۔ وہ درحقیقت اس لیلۃ القدر کی ایک شاخ ہے۔ یا یوں کہیں کہ اس کا ظل ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ملی ہے۔ خدا تعالے نے اس لیلۃ القدر کی نہایت درجہ شان بلند کی ہے۔ جیسا کہ اس کے حق میں یہ آیت کریمہ ہے۔ کہ فیہا یفرق کل امر حکیم۔ یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانہ میں جو قیامت تک ممتد ہے ہر ایک "حکمت اور معرفت" کی باتیں دنیا میں شائع کر دی جائیں گی ......"

(ازالہ اوہام بار پنجم ص۱۵۶ تا ۱۵۸)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ وہ لیلۃ القدر جو اب قیامت تک ممتد ہے۔ اور جس کے ذریعہ ظلمت کے دور کرنے کا ہر زمانہ میں انتظام ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ ان دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ جو رمضان کے آخری عشرہ میں بحالت اعتکاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی امت کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے جناب باری تعالےٰ میں کیا کرتے تھے۔

اس لیلۃ القدر کی آپ کو تلاش تھی۔ اور یہی آپ کو دکھلائی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ آپ کو اپنی زندگی کے آخری حصہ میں خصوصیت سے اس بات کا فکر تھا کہ میرے بعد امت کا کیا حال ہوگا۔ یہ بات سورتوں کی اس ترتیب پر نظر کرنے سے بھی سمجھ میں آسکتی ہے۔ جس ترتیب پر قرآن مجید اب ہے۔ یہ ترتیب جبرائیل کے اس درس و تدریس سے اپنی آخری شکل پر قائم ہوئی۔ جو رمضان کی راتوں میں حضور کو نصیب ہوتا۔ یہ مضمون مستقل اور ایک لمبی تفصیل چاہتا ہے۔

غرض نہ صرف قرآن مجید سے بلکہ احادیث سے بھی جو بکثرت ہیں۔ یہ امر یقینی ہے کہ حضور کو وحی الہٰی کی تجلی کے ماتحت یہ معلوم ہو چکا تھا۔ کہ امت مرحومہ یہود و نصاریٰ کی راہوں پر چلے گی۔ اور نہایت خستہ حالت میں ہو جائیگی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ حضور اس کے لئے مضطرب اور بے قرار نہ ہوئے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ اعتکاف میں لیلۃ القدر کی تلاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غیر معمولی جدوجہد اپنے لئے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ تو حضور کو حاصل ہو چکی تھی۔ بلکہ امت مرحومہ کے لئے اور آنے والے مفاسد اور فتن کی اصلاح کے لئے ہی لیلۃ القدر کی تلاش ہو سکتی ہے۔ وجہ یہ کہ لیلۃ القدر کی جو علامتیں سورہ قدر میں بیان ہوئی ہیں۔ ان کا اقتضا بھی یہی ہے کہ وہ کسی ظلمت کو فجر میں طلوع کرنے کسی خطرہ کو سلامتی میں تبدیل کرنے سے تعلق رکھنے والی لیلۃ القدر ہے۔ آفتاب صداقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور کے ساتھ آپ کے زمانہ کی ظلمت کافور اور خطرہ دور ہو گیا تھا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں بحالت اعتکاف حضور کی لیلۃ القدر کے متعلق تلاش یقیناً مابعد کے زمانہ سے تعلق رکھنے والی ہے۔ یہ نتیجہ خیالی نہیں۔ بلکہ واقعات سے مؤید و مصدق ہے۔ اور خود اعتکاف کی تاریخ جو بار بار دہرائی گئی ہے۔ اسی کے ماخذ و منبع اور اس کے نتائج بہ شدہ تاریخ سے بھی ظاہر ہے۔ خاکسار محمد احمد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

غیر مسلموں کو السلام علیکم کہنے کے متعلق

(از مکرم دوست محمد صاحب حجانہ ڈیرہ غازیخاں)

مخدومی میر محمد اسماعیل صاحب کا مضمون بعنوان "غیر مسلموں کو سلام علیکم" الفضل مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء میں پڑھ کر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا فتویٰ اس موضوع پر لکھنے کی ضرورت ہوئی ہے۔ قبلہ میر صاحب نے غیر مسلموں کو السلام علیکم کہنا جائز لکھا ہے۔ مگر لکھا ہے کہ "دعا کے طور پر نہیں بلکہ اس لئے کہ ایک اسلامی رواج قائم ہو جائے۔" مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا فتویٰ ہے۔ کہ تمام غیر مسلم سلام علیکم کی دعا کے مستحق ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فتویٰ میرے ہی استفسار پر لکھا تھا۔ جو لفظ بلفظ درج ذیل ہے:۔

مکرمی دوست محمد خاں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مورخہ ۱۲ / اپریل ۱۹۳۶ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ میرا اپنا طریق تو یہ ہے۔ کہ سب کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ ہاں کوئی شقی جیسا کہ لیکھرام تھا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلام نہیں کیا۔ اگر ایسے تو ممکن ہے کہ طبیعت رکے۔ عام لوگ باوجود دشمن ہونے کے دھوکہ خوردہ ہیں اور سلام کی دعا کے مستحق۔

دستخط پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح جو مفتی محمد صادق صاحب کے معلوم ہوتے ہیں۔

دوست محمد حجانہ ڈیرہ غازیخاں

مورخہ ۴ / اگست ۱۹۳۶ء

قسم کھانے کے عجیب و غریب طریقے

(از مکرم مرزا عطاء اللہ صاحب از ڈلہوزی)

عدالت میں بیان دیتے وقت ایک مسلمان گواہ کے لئے تو یہی کافی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یا قرآن کریم کو چھو کر سچ بولنے کا اقرار کرے۔ مگر دنیا کی دیگر اقوام میں بعض نہایت عجیب و غریب طریقے قسم کھانے کے رائج ہیں۔ چنانچہ نیورمبرگ کی عدالت میں بعض مقدمات کے دوران میں ان کا اظہار ہوا ہے۔

(۱) ایک بدھ مذہب کے گواہ کا حلف

میں حضرت بدھ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ کہ اگر میرا بیان جھوٹ ہے۔ یا اس میں کسی قسم کی رنگ آمیزی ہے۔ جس سے جھوٹ کا شبہ پڑتا ہو۔ تو میرے جسم اور روح کو اقنوم ثلاثہ (بدھ۔ دھام پردسنگھ اور ان کے ۲۲ فرشتے) جو اس وقت مجھے دیکھ رہے ہیں تباہ و برباد کر دیں۔

(۲) ایک چینی گواہ کی قسم

ایک چینی کی رکابی ہاتھ میں لے کر گھٹنوں کے بل ہو جاتا ہے۔ اور رکابی کو زمین سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے یوں گویا ہوتا ہے۔ اگر میں جھوٹ کہہ رہا ہوں۔ تو میری روح بھی اس چینی کی رکابی کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

چینیوں کا ایک دوسرا طبقہ ایک روشن موم بتی کو پھونک مار کر بجھا کر اسی طرح کی بد دعا اپنے روح کے لئے مانگتا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹ کہہ رہا ہوں۔ تو میری روح کی روشنی بجھ کر تاریک ہو جائے۔

(۳) **پارسی**۔ عام طور پر ژند وستا ہاتھ میں لیکر قسم کھاتا ہے۔ لیکن اگر کتاب اس وقت دستیاب نہ ہو۔ تو ایک رسی اسکی کمر کے گرد لپیٹ دی جاتی ہے۔ جس کو ہاتھ لگا کر وہ اپنی قسم کے الفاظ دہراتا ہے۔

(۴) **یہودی** تورات پر قسم کھاتا ہے لیکن قسم کھاتے وقت یہ ضروری ہے کہ گواہ کا سر ڈھپا ہوا ہو۔ مگر چونکہ آجکل ننگے رہنے کا رواج ہو چکا ہے۔ اس لئے ایک یہودی کو سر پر ہاتھ رکھ لینا یا کاغذ کا ٹکڑا رکھ لینا ضروری ہے لنڈن کی عدالتوں میں ایسے موقعہ کے لئے پگڑی کی کوئی گواہ کو اپنا دی جاتی ہے۔ قسم کھانے کے وقت تمام گواہوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ دستانے پہنے ہوئے نہ ہوں۔ ماخوذ از شانتی جسٹی۔

ویدک دھرم میں عورت سے ظالمانہ سلوک کے خلاف

ایک ہندو اخبار کی آواز

از مکرم مولانا ناصر الدین عبد اللہ صاحب چنتز ویدی قادیان

وہی مذہب عالمگیر سچا اور کامل ہونے کا حقدار ہے جو ہر طبقہ اور ہر حیثیت کے انسانوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور سب کو ایک نظریے سے دیکھتا ہوا ان کو برابر حقوق دے۔ اور مساوات کا سختی سے پابند ہو۔ جو مذہب ایک طبقہ کو تو سر پر اٹھائے مگر دوسرے کو پاؤں تلے روندے وہ نہ عالمگیر ہے اور نہ ہی کامل مذہب ہو سکتا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ ایسا مذہب اسلام ہی ہے جس نے سب کو برابر کے حقوق دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ عورت جیسی کمزور ہستی کو بھی اس نے عزت کا مقام اور اس کے ضروری حقوق عطا کئے ہیں۔ یہانتک کہ آج اسلام کے دشمن اور سخت متعصب ویدک دھرمی بھی اسلام کی اس خوبی کے اعتراف پر مجبور ہو گئے اور اس کی تعلیم کے قائل۔ ہم بطور مثال کے یہاں صرف ایک شہادت پیش کرتے ہیں۔

اسلام میں جیسے مرد کو پورا اختیار ہے کہ عورت کو طلاق دیدے۔ ویسے ہی عورت کو بھی مرد سے علیحدہ ہو جانے کا پورا پورا حق دیا ہے۔ مگر ویدک دھرم میں اس کے بالکل برعکس ہے وہاں مرد کو تو اختیار ہے کہ "عورت اگر سخت کلامی بھی کرے تو اسے نکال کر اور شادی کر لو" (منو) ایسے ہی اور کئی صورتوں میں عورت کو نکال دینے کا حق مرد کو دیا ہے۔ اور غضب یہ کہ جس طرح گدھے کو کمہار نے گھر سے کھولا اور ڈنڈا مار کر باہر نکال دیا۔ وہی حالت ویدک دھرم عورت کی کرتا ہے۔ کہ "اسے گھر سے نکال دو" لیکن اسے کچھ دینا ضروری نہیں۔ لیکن اگر اس کا خاوند زانی فاسق اور فاجر ہے۔ شراب پی کر رہتا ہی رنڈی کے ہاں ہے اور اپنی بیوی کی مطلق پروا نہیں کرتا۔ تو بھی اس عورت کو ویدک دھرم یہی کہتا ہے کہ وہ اپنے زانی خاوند کی بھی دیوتا سمجھ کر پوجا کرے" (منو) یعنی اس سے چھٹکارا پانے کا کبھی دل میں خیال بھی نہ لائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ صریح ظلم اور بے انصافی ہے۔ اور اب ویدک دھرمی بھی ویدک دھرم کے اس ظالمانہ سلوک اور عدم مساوات کو بُرا کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ ہندی رسالہ "چاند" الہ آباد کا ایڈیٹر پنڈت ستیہ بھگت جو ایک متعصب اور اسلام کا سخت دشمن ہے جولائی کے پرچے میں لکھتا ہے۔

"ذات پات کی اونچ نیچ کی طرح رسم شادی بھی ہم لوگوں کی عیوب سے بھری ہوئی ہے۔ ہماری شادیوں میں بہت سے عیوب ہیں۔ اور ان سب عیوب کی وجہ صرف یہی ایک ہے۔ کہ ہم نے عورت کو ظالمانہ قید میں ڈال رکھا ہے۔ اور اسے تمام حقوق سے محروم کر دیا ہوا ہے۔ اگر عورت کو سماج میں مرد کے برابر حقوق ملتے تو وہ خود ہی ان نقائص کا علاج کر لیتی۔ اور اب حالت اس تک نہ پہنچتی۔ لیکن ہم نے عورتوں پر ظلم کرنے سے قبل انہیں اس طرح حقوق سے محروم کر ڈالا کہ وہ سخت سے سخت ظلم سہنے پر بھی حیوان کی طرح چپ رہیں۔ مگر اب وہ زمانہ آ گیا ہے جبکہ عورتوں میں بھی اس بات کا احساس پیدا ہونے لگا ہے۔ ابھی گجرات کی ایک تعلیم یافتہ عورت نے مرد اور عورت کے حقوق کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "ولایت میں عورت اور مرد دونوں کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے۔ خاوند اور بیوی دونوں میں سے جو چاہے قانون کے ذریعہ دوسرے کو طلاق دے سکتا ہے۔ اور یہی اسلامی ہے یعنی قانون کے ذریعہ طلاق دینا میاں اور بیوی دونوں کو حاصل ہے۔ مگر ہندوؤں میں تو مرد کو ہی ہر قسم کے حقوق اور آسانیاں دی گئی ہیں۔ اور مرد کو آزادی دی گئی ہے وہ بغیر طلاق کے خوف کے ایک بیوی پر دوسری دوسری پر تیسری یا اس سے زیادہ بیویاں کر سکتا ہے بلکہ اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اپنی بیوی سے محبت ہٹا کر وہ کسی اور عورت سے ناجائز تعلقات قائم کرلے یا بازاری کنچنی کو رکھ لے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اگر وہ مرد چاہے تو اپنی اصل بیوی سے اس کنچنی کی خدمت اور غلامی بھی کرا سکتا ہے۔ لیکن اس کی بیوی کو کیا حق حاصل ہے سوائے اس کے کہ وہ بیچاری ظلموں کو برداشت کرے۔ اور یا پھر رو پڑے اسے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں"

اس میں شک نہیں کہ اس مضمون نگار عورت نے مرد اور عورت کے حقوق کی جو تصویر کھینچی ہے وہ بالکل سچی ہے" ص۹ رسالہ مذکور۔ اے آریہ سماجی دوستو تم اپنے اس ویدک دھرم بھائی اور بہن کے فیصلے کو پڑھ کر بتاؤ کہ کیا یہ ویدک دھرم سچا عالمگیر یا کامل مذہب ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ لوگ اس کو گلے لگا کر کیوں اپنا بیڑا اپنے ہاتھوں سے ڈبو رہے ہیں۔ آپ جلد از جلد اسلام کو قبول کریں۔ اسمیں ہی آپکی بھلائی ہے۔

درخواست دعا

سکندر آباد دکن ۱۹ر اگست۔ مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے میری لڑکی زینب بیگم اہلیہ محمود حسن صاحب چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ مدراس کو ۹ سال کے بعد ایک بچہ عطا فرمایا۔ مگر افسوس کہ مولود مردہ حالت میں پایا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم سیٹھ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ رمضان کا مبارک مہینہ ہے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی لڑکی کو صحت عطا فرمائے۔ اور زندہ رہنے والی نیک اولاد عطا کرے۔ آمین

کیا آپ نے چندہ ارسال کر دیا؟

بہت سی جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے ڈاک خانہ کی ہڑتال کے زمانے کا مرکزی چندوں کا روپیہ نہیں بھیجا۔ اب جب کہ تحریک جدید سو فی صدی وعدے ۲۹ رمضان المبارک تک پورے کرنے والوں کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر رہی ہے۔ اور جماعتوں کے مخلص احباب ان کو اپنے وعدے ادا کر رہے ہیں۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تحریک جدید کا فرض ہے۔ کہ وہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل تمام روپیہ معہ اسم وار تفصیل کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ تا کسی کا نام پیش ہونے سے رہ نہ جائے۔ اس غرض کے لئے کہ وصولی کرنے والوں کو جلد تر رقوم وصول ہوں۔ دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کے مجاہدوں کی خدمت میں ایک چٹھی معہ ان کے حساب کے ارسال کر دی گئی ہے۔ اگر کسی کو نہ ملے۔ تو وہ اس دفتر سے دریافت فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بواپسی ڈاک جواب دیا جائے گا۔

(خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

بیرونی جماعتوں میں تراویح کیلئے حفاظ کا انتظام

نظارت تعلیم و تربیت نے تراویح کے لئے مرکزی انتظام کے علاوہ بعض بیرونی جماعتوں میں بھی حفاظ بھجوانے کا انتظام کیا ہے چنانچہ حیدر آباد سکندر آباد کے لئے حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل۔ ڈیرہ دون کے لئے حافظ محمد یوسف صاحب اور کانپور کے لئے حافظ شفیق احمد صاحب کو بھجوایا گیا۔ حافظ محمد رمضان صاحب کی طرف سے رپورٹ ملی ہے۔ کہ وہ حیدر آباد میں قرآن کریم سنا چکے ہیں۔ اور اب سکندر آباد سناتے ہیں۔ علاوہ تراویح کے ۳ بجے سے ۵ بجے تک قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔ اور تبلیغ کا موقعہ بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا

جماعت احمدیہ کو اہم ارشاد

ہر احمدی کو ہمیشہ "آئرن میٹل ورکس" کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں!

اگر ہماری جماعت کے افراد صحیح طور پر توجہ کریں تو ایک لاکھ تالا سالانہ صرف ہماری جماعت میں ہی فروخت ہو سکتا ہے

ہر گاؤں اور ہر شہر میں
آئرن میٹل ورکس کی ایجنسیاں قائم کیجائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت کو صنعت و حرفت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا وہ حصہ جو آئرن میٹل ورکس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ احباب جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے امید کیجاتی ہے کہ احباب حضور کے ارشاد پر فوری عمل فرمائیں گے۔ حضور نے فرمایا:-

"اس وقت سلسلہ کی طرف سے دو کارخانے جاری کئے گئے ہیں۔ ایک کارخانہ آئرن میٹل ورکس ہے جس میں تالوں کا کام ہوتا ہے۔ کارخانے والے پانچسو تالے روزانہ بناتے ہیں۔ اور انکی سکیم یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اپنے کام کو ایسا وسیع کریں۔ کہ وہ پندرہ سو بلکہ دو ہزار تالہ روزانہ بنانے لگ جائیں۔ اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزیں خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت مقبول ہو رہی ہیں۔ اور کثرت کے ساتھ لوگوں میں فروخت ہوتی رہتی ہیں آئندہ کا حال اللہ تعالےٰ جانتا ہے

تالا ایک ایسی چیز ہے جو ہر احمدی کے استعمال میں آتا ہے۔ اگر بمبئی۔ مدراس اور کراچی کی بڑی بڑی فرمیں ان تالوں کو خریدتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ احمدی انکو خریدنے سے گریز کریں اور یہ خیال کریں کہ شاید ہمارے کارخانہ کا مال اچھا نہیں ہوگا۔ جب ماہرین تجارت ان چیزوں کو خریدتے اور اس کی ایجنسیاں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بڑی بڑی فرمیں اس مال کو پسند کرتی اور اسے شوق سے خریدتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے دوست اس طرف توجہ نہ کریں۔

میں سمجھتا ہوں کہ جہاں دوسرے لوگ اس کارخانہ کی بنی ہوئی اشیاء کو خرید رہے ہیں وہاں ہماری جماعت کے دوستوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنا قدم بڑھائیں۔ اور اس کارخانہ کے تالوں کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو جماعت کی مضبوطی اور اس کی ترقی کے ساتھ بہت بڑا تعلق رکھتی ہے۔

ہماری جماعت کی تعداد اس وقت لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے۔ اگر لاکھوں آدمی اس کارخانے کے بنے ہوئے تالے خریدنے لگیں تو یہ کارخانہ ہمیں تھوڑے عرصہ میں ہی موجودہ حالت سے دوگنا، تگنا بلکہ چار گنا کرنا پڑے گا

میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں کم سے کم ایک لاکھ تالہ سالانہ ضرور استعمال ہوتا ہے۔ اگر پانچ سو تالا روزانہ کے حساب سے بھی آئرن میٹل ورکس والے تالے بنائیں۔ تو وہ سال بھر میں ایک لاکھ اسّی ہزار تالا بنا سکتے ہیں اور ان تالوں کا قریباً دو تہائی حصہ اپنی جماعت میں ہی خرچ ہو سکتا ہے بغیر اس کے کہ ہمارے دوست ایک پیسہ کا بھی زائد خرچ برداشت کریں۔ صرف انہیں اتنا کرنا پڑے گا کہ وہی روپیہ جو وہ تالوں کی خرید کے لئے دوسرے دوکانداروں کو دیتے ہیں وہ اپنے کارخانہ والوں کو دے دیا کریں۔ اس طرح ہزاروں ہزار روپیہ بغیر ایک پیسہ کے بوجھ کے سلسلہ کے پاس آسکتا ہے اور اس سے تبلیغ کو کئی گنا وسیع کیا جا سکتا ہے۔ آج کل پانچ آنہ کا تالا تو مل نہیں سکتا بارہ آنہ یا روپیہ یا دو روپیہ کا ایک تالا آتا ہے۔ اور ہر احمدی اپنی ذاتی ضروریات یا اپنے گھر کی ضروریات کیلئے تالا خریدنے پر مجبور ہوتا ہے اگر امریکہ یا کلکتہ یا بمبئی کی کسی فرم کا بنا ہوا وہ کوئی تالہ خریدیں گے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ روپیہ اور لوگوں کے ہاتھوں میں جائیگا۔ خصوصاً ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسلام اور احمدیت کے مخالف ہیں۔ اگر ان کے دلوں میں کبھی صدقہ و خیرات کا خیال آیا تو بہر حال وہ روپیہ عیسائیت کی تقویت میں ہی خرچ ہوگا۔ لیکن اگر ہماری جماعت کے دوست احمدیہ کارخانہ کے بنے ہوئے تالے خریدیں گے۔ تو یہ سارا روپیہ خدائے واحد کے نام کی اشاعت اور اس کے اعلاء کے لئے خرچ ہوگا اور سلسلہ کے کاموں کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے گا۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں نہ صرف ذاتی ضرورت کیلئے

آئرن میٹل ورکس کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں بلکہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں اس کی ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں۔ اور اس طرح اپنی جماعت میں خصوصاً اور دوسروں میں عموماً اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزوں کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے"

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس قومی ادارہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ تجارت پیشہ احباب اپنے اپنے علاقہ میں اسکی ایجنسیاں قائم کریں۔ اور دیگر احباب اپنے شہر کے دوکانداروں سے صرف "امکو" ٹریڈ مارک تالا کا بہ اصرار مطالبہ کریں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس صنعتی ادارہ کی کامیابی کیلئے رب العزت سے دعا کریں۔ مزید معلومات کے لئے

منیجر آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان سے براہ راست خط و کتابت کریں [لوکل سیلز ایجنٹ سیف برادرس بازار ریتی چھلہ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پیرس ۲۰ اگست۔ آج صلح کانفرنس کے اجلاس عام میں البانیہ میکسیکو۔ کیوبا اور ایران کے نمائندوں نے تقریریں کی تھیں۔ لیکن چونکہ البانیہ کا نمائندہ ابھی پیرس نہیں پہنچ سکا۔ اس لئے البانیہ کی درخواست پر اجلاس بدھ کے دن پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

کولمبو ۱۹ اگست حکومت لنکا کے اکثر محکموں کے ملازمین نے تنخواہوں میں اضافہ نہ ہونے کی صورت میں ہڑتال کر دینے کا نوٹس دے دیا ہے اگر حکومت کے ساتھ کوئی مفاہمت نہ ہوئی تو عنقریب قریباً ایک لاکھ بیس ہزار ملازمین ہڑتال کر دیں گے۔

لاہور ۱۹ اگست۔ محکمہ ملٹری اکاؤنٹس کے کنٹرولر نے ایک سرکلر کے ذریعے ان مسلمان ملازمین کی فہرست طلب کی ہے جو ڈائرکٹ ایکشن ڈے کے موقع پر رخصت لے کر اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۹ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جدہ میں پچاس عازمین حج حکومت حجاز کی طرف سے عائد کردہ قریباً پانچ سو روپے کا ٹیکس ادا نہیں کر سکے۔ اس وجہ سے انہیں مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہیں واپس ہندوستان پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

لاہور ۱۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ سر خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب مرکزی حکومت میں شامل ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ وزارت عظمےٰ کا منصب سر مظفر علی قزلباش کو دیدیا جائے گا۔ ابھی تک اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لاہور ۱۹ اگست۔ سونا ۹۳/۱۲/۰ ۔ چاندی ۱۶۳/۸/۰۔ امرتسر سونا ۹۷/۰/۰

لائلپور ۱۹ اگست۔ گندم دڑہ ۹/۱۰/۰ فارم ۹/۱۴/۰۔ گڑ ۲۳/۸/۰ تا ۲۴/۸/۰ شکر ۲۴/۸/۰ تا ۲۵/۰/۰۔ گھی دیسی ۱۹۰/۰/۰

لنڈن ۱۹ اگست مشہور سائنسدان پروفیسر آئن سٹائن نے ایک بیان میں کہا۔ یورپ کا اتحاد اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک کہ جذبہ انتقام کو فرو نہیں کیا جاتا۔ لیکن جرمن صنعت کو ترقی کا موقعہ ہرگز نہیں

دینا چاہیئے۔ ورنہ تیسری عالمگیر جنگ ناگزیر ہے۔

لنڈن ۱۹ اگست۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ رستان نے روس کے لئے نئے پچاس سالہ پروگرام کے سلسلے میں ایک اہم سکیم تیار کی ہے۔

لاہور ۱۹ اگست۔ پنجاب ہندو سبھا نے ریاست حیدر آباد میں سول نافرمانی شروع کرنے کے سلسلے میں روپیہ اور آدمیوں سے آریہ سماج کی سرگرم مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۱۹ اگست۔ مرزا محمد ابو سعید صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس کے متعلق کے سلسلے میں آج پھر مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ملزم پریم سنگھ کی بیوی کا بیان ہوا جو اس کے پہلے بیان سے بالکل مختلف ہے۔

بمبئی ۲۰ اگست۔ گورنمنٹ بمبئی ساہوکاروں پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک بل مرتب کر رہی ہے جس کی مدد سے ہر ایک ساہوکار کو اپنا نام رجسٹر کرانا پڑے گا۔ اور لائسنس لینا ہوگا۔ اس کے ذریعے سے سود کی مناسب حد بندی کر دی جائے گی نیز قرضہ لینے والوں پر زیادتی کرنے کی روک تھام کی جائے گی۔

دہلی ۲۰ اگست سردار پٹیل نے آل انڈیا ہریجن لیگ کے سیکرٹری کو لکھا ہے کہ انہیں آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کے ڈائرکٹ ایکشن کے جواب میں ایجی ٹیشن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ڈائرکٹ ایکشن خود بخود ختم ہو جائے گا۔

لکھنو ۱۹ اگست۔ یوپی کے تین آنریری مجسٹریٹوں نے اس بنا پر استعفےٰ دیدیا ہے کہ حال میں یو۔پی اسمبلی کے بجٹ سیشن میں ان کے خلاف بہت سے الزامات لگائے گئے ہیں اور وزیر انصاف نے خاموش رہ کر گویا الزامات سے اتفاق کیا ہے۔

سائپرس ۱۹ اگست۔ جو یہودی پناہ گزین یہاں لائے گئے ہیں انہوں نے بلوہ کر دیا۔ اور بھاگ جانے کی کوشش کی۔ لیکن برطانوی سپاہیوں نے قابو پا لیا۔

کلکتہ ۲۰ اگست:۔ حکومت بنگال نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے۔ کہ شہر کی حالت کافی سدھر گئی ہے۔ اکثر علاقوں میں لوگوں کی کچھ آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ ٹریم بھی چلنے لگ گئی ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں ابھی تک قتل کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں دہشت پھیلی ہوئی ہے۔ مختلف مقامات پر ریلیف کیمپ کھول دیئے گئے ہیں جن میں پندرہ ہزار آدمیوں کی گنجائش ہے۔

نئی دہلی ۲۰ اگست:۔ نئی عارضی گورنمنٹ کے ممبروں کے ناموں کی آخری فہرست ابھی تک تیار نہیں ہو سکی۔ اس سلسلے میں مجوزہ ممبروں سے مشورہ کیا جا رہا ہے۔ کل پنڈت نہرو اور وائسرائے کے درمیان کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن ایک دوسرے کو خطوط بھیجے جاتے رہے۔

نئی دہلی ۲۰ اگست۔ سکھ پنتھک بورڈ کے صدر سردار ارجن سنگھ گل نے آج پنڈت نہرو صدر کانگرس سے ملاقات کی مومن کانفرنس کے صدر بھی کانگرسی لیڈروں سے ملے۔

کراچی مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ نے ۳ ستمبر کو سندھ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس بلایا ہے۔ تاکہ وزارتی صورت حالات پر غور کیا جا سکے۔

بمبئی ۲۰ اگست۔ آل انڈیا پوسٹ مین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر دالوی جمعرات کو محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل سے ان مطالبات کے سلسلے میں ملاقات کریں گے۔ جو ابھی تک پورے نہیں کئے گئے۔

نئی دہلی ۲۰ اگست نیشنل وار اکیڈمی کے وائس صدر کمانڈر انچیف کے مشورہ کے مطابق ہندوستان کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو لوگ برہما جانا چاہتے ہیں۔ انہیں حکومت کی طرف سے ۳۱ اکتوبر تک سرٹیفکیٹ دیئے جا سکتے ہیں۔ اس تاریخ کے بعد کوئی سارٹیفکٹ نہ دیا جائے گا۔

ڈربن (جنوبی افریقہ) ۲۰ اگست۔ سول نافرمانی کرنے والے ہندوستانیوں نے ڈربن سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ممنوعہ علاقے میں ایک اور کیمپ نصب کر لیا ہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

لاہور ۱۹ اگست:۔ یونا ئیکٹ کے خلاف مظاہرے کے سلسلے میں اچھوتوں نے تمام شہر میں ہڑتال کی اور ایک جلسہ میں کانگرس اور مونٹاگو کی سکیم کے خلاف تقریریں کیں۔ جلسہ میں یونائیکٹ کی مصنوعی ارتھی اور گاندھی ٹوپیوں کو آگ لگا کر جلایا گیا۔

دہلی ۲۰ اگست۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ صدر کانگرس پنڈت نہرو جمعرات یا جمعہ تک عارضی گورنمنٹ کے ارکان کی آخری فہرست وائسرائے کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ اس فہرست میں جو مسلمان شامل ہونگے ان میں ڈاکٹر ذاکر حسین کا نام بھی لیا جا رہا ہے۔ لیکن آپ نے ایک بیان میں کہا۔ مجھے ابھی تک اس سلسلے میں کوئی دعوت موصول نہیں ہوئی میرا تعلق نہ کانگرس یا مسلم لیگ کسی بھی پارٹی سے نہیں ہے۔ اپنی تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے میں نے کبھی سیاسیات میں حصہ نہیں لیا۔ تاہم اگر مجھے دعوت دی گئی۔ تو میں اس پر غور کروں گا۔

بمبئی ۲۰ اگست۔ ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی نے ایک قرارداد میں حکومت کے اس رویہ کی مذمت کی ہے۔ کہ اس نے صرف کانگرس کو ہی عارضی گورنمنٹ بنانے کا کام سونپ دیا ہے۔

کلکتہ ۲۰ اگست۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حالت سدھر رہی ہے بہت سے علاقوں میں دکانیں کھل گئی ہیں۔ ملازمین اپنے دفاتر میں جانے لگے ہیں۔ لیکن ابھی تک دہشت کی کیفیت کم و بیش طاری ہے۔ قریباً بیس ہزار اشخاص ہوڑہ سے روانہ ہونے والی گاڑیوں کے ذریعے کلکتہ سے چلے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گذشتہ تین دنوں میں ساڑھے بارہ سو مقامات سے آتشزدگی کی اطلاع ملی۔ لیکن کل رات سے اس وقت تک صرف پچیس جگہوں سے آگ لگنے کی اطلاع موصول ہوئی۔